بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۶۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۲ محرم ۱۳۹۹ھ ۔ ۳ فتح ۱۳۵۷ ہش ۔ ۳ دسمبر ۱۹۷۸ء	نمبر ۲۷۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جلسہ سالانہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کرو اسکی بنیاد خالص تائیدِ حق پر رکھی گئی ہے

میری دعا ہے کہ اس جلسہ میں آنیوالوں کا ہم و غم خدا دور فرمائے اور انہیں ہر تکلیف سے بچائے۔ آمین

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجرِ عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور اُن کے ہم و غم دُور فرمائے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مرادات کی راہ اُن پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اُس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتامِ سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا۔ اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر ... ... روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔"

(اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲ دسمبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے والد محترم میاں عبد الحق صاحب رامہ (سابق ناظر بیت المال) پچھلے ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عزیز الحق رامہ)

حضور ایدہ اللہ کا ضروری ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک تقریر کے دوران فرمایا۔ "انصار اللہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ سب کتب اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت کے ماتحت لکھی ہیں اور یہ حقائق و معارف سے اس طرح پُر ہیں جس طرح سمندر پانی سے بھرا ہوتا ہے"

اسی ضرورت کے پیشِ نظر سہ ماہی امتحانوں کا طریق جاری ہے۔ سہ ماہی چہارم کا امتحان ۸ دسمبر کو ہوگا۔ نصاب یہ ہے:

۱۔ ترجمہ پارہ ۱۹ ربع دوم
۲۔ کتاب ضرورۃ الامام
۳۔ ظہورِ مہدی کی علامات

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ساتھ ۷ دسمبر کے بعد تا اطلاع ثانی ملاقاتیں نہیں ہوں گی

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کی وجہ سے ۷ دسمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعرات کی ملاقات کے بعد تا اطلاع ثانی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم نے مومنوں کی جو صفات اور ذمہ داریاں بیان کی ہیں ہمارے اعمال ان کے مطابق ہونے چاہئیں

ہمیں خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں اور ہر طرح کی غیر ضروری اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے

دنیا ہم سے نمونہ کی طالب ہے ہمارا اور ہماری آئندہ نسلوں کا فرض ہے کہ ہم صحیح اسلامی نمونہ پیش کریں

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احمدی مستورات سے خطاب

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۸ء میں ۲۱۔اکتوبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی خواتین کو جو خطاب فرمایا تھا اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔
(خاکسار محمد انور قریشی رکن صیغہ زود نویسی ربوہ)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ

(سورۃ المومنون آیت ۲ تا ۴)

اس کے بعد فرمایا:۔

ہمارے اجتماعات

اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ ہم کام کی باتیں سنیں یعنی ایسی باتیں جن کا تعلق اعمالِ صالحہ سے ہو اور جو ہمیں اپنی ذمہ داریاں یاد دلائیں اور جن کے نتیجہ میں ہمارے عمل میں ایک جوش پیدا ہو اور ربّ کریم کے لئے ہماری محبت میں ایک جلا اور ایک تیزی اور ایک تڑپ پیدا ہو۔ یہ ایسی کلاس نہیں جہاں صرف تھیوری یعنی اصول پڑھائے جاتے اور سکھائے جاتے ہوں جن کا فوری اور بلاواسطہ تعلق کسی لیبارٹری اور کسی تجربہ گاہ سے نہ ہو۔ آپ یہاں بہت سی باتیں سنیں گی لیکن اگر آپ سنیں اور عمل نہ کریں تو آپ کا یہاں آنا بے فائدہ ہے اور اگر آپ سنیں بھی نہ اور شور مچائیں تو پھر تو بالکل ہی بے فائدہ ہے۔

قرآن کریم کا تعلق

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ سے ہے۔ ایمان کی باتیں، وہ باتیں جو ایمان میں تازگی پیدا کرتی ہیں اور جو دل کے عقیدہ کو مضبوط کرتی ہیں اور جن کے نتیجہ میں انسان کی طاقتیں اور اس کے جوارح، اس کی ظاہری طاقتیں بھی اور باطنی طاقتیں بھی عمل پر آمادہ ہوتی ہیں وہ سب باتیں ہمیں قرآنِ عظیم نے ہی سکھائی ہیں۔ قرآن سے باہر نور نہیں بلکہ اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ قرآن کریم میں مومنین کی کچھ علامتیں بتائی گئی ہیں، ان کی کچھ صفات بتائی گئی ہیں، جن ذمہ داریوں کو وہ نباہتے ہیں ان کا کچھ ذکر کیا گیا ہے۔ ان میں سے دو کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ آج کی دنیا جو اسلام کی تعلیم کی پیاسی ہے اور جس میں یہ احساس دن بدن شدت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے کہ ان کے عقائد اور ان کے فلسفے ناکام ہو چکے ہیں اور ان کی زندگی خوشحال زندگی نہیں ہے کوئی ایسی تعلیم ان کو ملنی چاہیئے کوئی ایسے اصول ان کو اپنانے چاہئیں جو ان کی ورلی زندگی کو بھی خوشحال بنائیں اور (جسے آج وہ نہیں جانتے اور میں ان کی طرف سے کہتا ہوں) اُن کی اُخروی زندگی میں بھی خوشحالی اور سکون اور اطمینان اور پیار اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے بعد انسان کی جو کیفیت ہوتی ہے اس کے سامان ان کے لئے پیدا کریں۔

وہ دو باتیں یہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ خشوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی جائیں اور دوسرے یہ کہ غیر ضروری باتوں اور ایسی باتوں سے جو بے فائدہ ہیں پرہیز کیا جائے۔ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔

خدا تعالیٰ کے حضور

خشوع کے ساتھ جھکنا اور دعائیں کرنا

اپنے نفس میں ایک بہت وسیع اور لمبا مضمون ہے۔ اس وقت میں اس کے بعض حصوں کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں گا۔ اس وقت نوعِ انسانی کو دعاؤں کی ضرورت ہے کیونکہ جہاں تک ان کی عقل اور ان کی تدبیر کا سوال تھا وہ تو ناکام ہو چکی ہے اور ان کی عقل اور ان کی تدبیریں بڑی کثرت کے ساتھ وہ باتیں شامل ہو چکی ہیں جو قرآن کریم کی اصطلاح میں لغو کہلاتی ہیں۔ جب ہم ان سے بات کرتے ہیں کہ تم اس لغو میں پھنسے ہوئے ہو، اس گند میں دھنسے ہوئے ہو جس کا ان کو بھی احساس ہے اور بتاتے ہیں کہ اس سے نکلنے کی ایک ہی راہ ہے کہ تم اُس راستہ کو اختیار کرو جو اسلام تمہیں بتاتا ہے تو وہ ہم سے نمونہ کے طالب ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں نمونہ بتاؤ۔ اور جہاں تک انسانی فطرت کا سوال ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کا

یہ مطالبہ درست ہے

اس لئے کہ خود قرآن عظیم میں اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان کیا ہے کہ انسان کو ایک نمونہ اور ایک اُسوہ کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔ چنانچہ ایک ایسا آئیڈیل،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ایسا عظیم نمونہ، ایک عظیم مثال اور ایک مثالی زندگی جیسی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اُس زندگی کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اُسوۂ حسنہ کہہ کر بیان کیا ہے۔ یہی آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ جب وہ کہتے ہیں کہ تعلیم جو تم ہمیں بتا رہے ہو وہ تو دل کو اطمینان بخشتی ہے مگر اس پر عمل کرنے والوں کا نمونہ ہمیں دکھاؤ تو ان کا یہ مطالبہ درست ہے ان کو یہی مطالبہ کرنا چاہیئے اور ہر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہوتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی ایک جھلک ان کے سامنے پیش کرے لیکن میرا تعلق تو صرف جماعتِ احمدیہ کے مردوں اور عورتوں سے ہے اِسلئے میری مخاطب آج آپ ہیں اور آپ کی وساطت سے جماعتِ احمدیہ کے مرد اور ان کے بچے ہیں جن کو ہم اطفال کہتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم نمونہ

جو ہمارے سامنے رکھا گیا ہے اصولی طور پر اس کے دو حصے ہیں ایک دعا کا حصہ ہے اور دوسرے تدبیر کا حصہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ان دو بنیادی صفات کو ہمارے سامنے اس رنگ میں بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تدبیر کو اس کی انتہاء تک پہنچاؤ اور دعا کو اس کی انتہاء تک پہنچاؤ تب خدا تعالیٰ بہتر نتائج پیدا کرے گا۔

یہ ہے اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ بنی نوع انسان کو صراطِ مستقیم دکھانا ہمارا فرض ہے۔ جماعتِ احمدیہ کو قائم ہی اِس لئے کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کے دل محبت اور پیار کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم اُسوہ کے ذریعے جیت کر انہیں صراطِ مستقیم کی طرف لایا جائے۔ اس عظیم اُسوہ کے ذریعے جس کی جھلک اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ہر احمدی کی زندگی میں غیر کو نظر آنی چاہیئے۔ دعا اور تدبیر کے مضمون کو مَیں آگے پیچھے کرکے آہستہ آہستہ آپ کو سمجھانے کی کوشش کروں گا آپ غور سے سُنتی رہیں۔

جہاں تک تدبیر کا تعلق ہے

احمدی مستورات نے اس میدان میں ایک وقت میں بڑا اچھا نمونہ دکھایا۔ انگلستان کی مسجد (یعنی خدا کا گھر کیونکہ "اِنّ المساجد لِلّٰہ" فرمایا ہے) ہماری احمدی بہنوں کے چندہ سے بنی۔ اور چندہ دینے والیوں میں وہ بھی تھیں جنہوں نے اپنا سارا زیور خدا کی اس مسجد کی تعمیر کے لئے پیش کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی اس پیشکش کو قبول کیا جیسا کہ اُن بابرکت نتائج سے ظاہر ہوتا ہے جن کا تعلق لندن کی مسجد سے ہے۔ ۱۹۲۴ء میں مسجد بنی اور مَیں اس کے قریباً دس سال کے بعد ۱۹۳۴ء میں وہاں پڑھنے کے لئے گیا۔ اس وقت تک آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہوئے جماعت اس مقام پہ پہنچی تھی کہ نماز میں بمشکل ایک صف ہوتی تھی اور میرا انہیں خیال کہ مَیں نے جمعہ والے دن مسجد میں کبھی دو صفوں سے زیادہ آدمی دیکھے ہوں۔ بہت دفعہ مَیں جمعہ پڑھنے کے لئے آکسفورڈ سے وہاں آجاتا تھا۔ اور

اَب وہاں یہ حال ہے

کہ مسجد بھر جاتی ہے مسجد کے ساتھ ایک PREFABRICATED ہال یہ ایک اچھا خاصہ بڑا ہال بنایا گیا ہے وہ بھی بھر جاتا ہے اور وہ مردوں کے لئے بھی ناکافی ہو جاتا ہے مستورات کو مشن ہاؤس کے اندر ایک بہت بڑا ہال ہے وہ دیا جاتا ہے جو اُن سے بھر جاتا ہے اور ناکافی ہو جاتا ہے۔ پھر عید کے موقع پر صحن میں ایک بہت بڑا شامیانہ لگایا گیا اس میں بھی مرد سمانہ سکے اور باہر لان میں آگئے پھر مشن ہاؤس کی سڑکوں پر آگئے۔ اتنی بڑی جماعت اِس جگہ بن گئی کہ جہاں جب عورتوں نے دعائیں کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنی حقیر قربانیاں پیش کی تھیں تو میرا اندازہ ہے کہ چند افراد سے زیادہ نہ تھے اور ۱۹۳۴ء اور ۱۹۳۸ء کے درمیان تو میری دید ہے کہ مَیں نے کبھی مسجد کو بھرا ہوا نہیں دیکھا تھا اور اب مَیں نے اس مسجد کو، اس کے قریب ایک اَور ہال کو، مشن ہاؤس کے ہال کو اور پھر ایک بہت بڑے شامیانہ کو بھرا ہوا دیکھا۔ پھر اس سے باہر نکل کر لانز میں پھر سڑکوں پر ہر طرف آدمی ہی آدمی تھے۔ غرض خدا تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے والی اتنی بڑی جماعت وہاں پیدا ہو گئی۔ اِس لئے مَیں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی قربانیوں کو قبول کیا۔ جنہوں نے قربانیاں دی تھیں اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزاء دے اور جو وفات پا چکی ہیں ان کو اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرے اور جنات میں ان کے درجات کو بلند کرے اور ان کی نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کو بھی نیکیوں کی توفیق دے اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پیار کے حصول کو آسان کر دے۔

پھر

آپ نے ہالینڈ کی مسجد بنائی

وہ بھی مستورات کے چندوں سے بنی۔ پھر کوپن ہیگن کی مسجد بنی۔ لیکن اس کے بعد اب حالات بدل گئے ہیں، صرف ہمارے ملک کے نہیں بلکہ دُنیا کے حالات۔ دُنیا نے اقتصادی لحاظ سے جن راہوں پر ترقی کی اس کے نتیجہ میں ان کی راہ میں بہت سی اُلجھنیں بھی پیدا ہو گئیں۔ مَیں کوشش کروں گا کہ اقتصادیات کا مضمون آپ سب کے ذہن نشین کر دوں تاکہ آپ اِس مسئلہ کو سمجھ جائیں۔ ترقی کا ایک ذریعہ انہوں نے یہ اختیار کیا کہ مستقبل کی آمد آج خرچ کر دی۔ نوٹ بنا کر یا بنک سے قرض لے کر جو آمد دس سال کے بعد ہونی تھی اس کو آج خرچ کر دیا۔ مثلاً انگلستان میں ایک کمپنی بنی اور اس کو ایک ارب روپے کی ضرورت تھی لیکن ایک ارب روپیہ اس کے پاس نہیں تھا بلکہ اس میں سے صرف دو کروڑ روپیہ تھا بقیہ ۹۸ کروڑ روپیہ کے لئے انہوں نے بنک سے کہا کہ ہمیں قرض دیدو۔ یہ پیسہ جو انہوں نے لیا اس سے انہوں نے ایک بہت بڑی فیکٹری بنائی۔ پہلے زمین خریدی اس پر خرچ کیا پھر عمارت بنائی اس پر خرچ کیا۔ پھر جب تک آمد شروع نہ ہوئی انہوں نے مزدوروں کو مزدوریاں دیں۔ بہت بڑی فیکٹریاں ہوتی ہیں ایک فیکٹری میں دس پندرہ بیس ہزار مزدور کام کرتا ہے۔ ان کی مزدوریاں ابتدائی آمدیں سے نہیں نکل سکتی تھیں اِس لئے قرض میں سے نکالی گئیں اور

اس کا بار مستقبل پر پڑا

پھر افراطِ زر اور اس کے نتیجہ میں مہنگائی کا بار اس کے علاوہ۔ دو سال کے بعد یا تین سال کے بعد وہ کمانے لگے پھر انہوں نے آہستہ آہستہ بنک کا قرضہ واپس کرنا شروع کیا۔ لیکن اس عرصے میں تین چار اسی قسم کی اَور فیکٹریاں کے منصوبے بن گئے اور انہوں نے اَور قرض لیا۔ اِسی طرح قرض کا یہ گیند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لڑھکتا ہوا مستقبل کی گہرائیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا اور زمانہ حال کی نسل آنے والی نسلوں کی مقروض ہو گئی۔ اب انہوں نے کام کر کے کما کر یہ پیسے واپس کرنے تھے۔ اور چونکہ آنے والی نسلوں نے کما کر اپنے آباء و اجداد کے تجارتی اور صنعتی قرضے واپس کرنے تھے اس لئے جب وہ نسلیں آئیں تو ان پر بڑا بوجھ پڑ گیا اور یہ بوجھ پڑا انکم ٹیکس کی شکل میں بھی اور یہ بوجھ پڑا جاتا حصہ رسدی ان کو اجرت کا اور مزدوری کا مل سکتا تھا اتنا نہ دینے کی شکل میں بھی افراطِ زر اور مہنگائی کی شکل میں بھی۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ ہماری ضرورتیں پوری نہیں ہو رہیں اور انہوں نے دیکھا کہ فیکٹری مثلاً دس ارب روپیہ کما رہی ہے اور ہمیں اس میں سے صرف دو ارب مل رہا ہے وہاں ایسی فیکٹریاں بھی ہیں، تو انہوں نے کہا کہ باقی آٹھ ارب روپیہ کہاں جاتا ہے۔ مزدور کو تو نہیں پتہ کہ کہاں جاتا ہے۔ اس میں سے بہت سی رقم ماضی کی نسلوں نے یعنی ان کے آباء و اجداد نے جو قرض لئے تھے ان قرضوں کے بوجھ کو ہلکا کرنے کیلئے خرچ کی جا رہی ہے۔ غرض الجھنیں پیدا ہوتی چلی گئیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پابندیاں لگ گئیں کہ ملک کا روپیہ باہر نہیں جا سکتا۔ اپنے ملک میں مصیبت پڑی ہوئی ہو تو

روپیہ باہر کیسے جا سکتا ہے

جب میں کالج میں پڑھا کرتا تھا تو اس وقت ایسی کوئی دقت نہیں تھی۔ اور جب ۱۹۲۴ء میں آپ نے لندن مسجد کے لئے عطایا دئے تھے تو اس وقت بھی یہ دقت نہیں تھی کہ ہندوستان سے روپیہ باہر نہیں جا سکتا بلکہ جا سکتا تھا اور گیا اور وہاں خرچ ہوا۔ لیکن اب ہندوستان نے بھی، اور پاکستان نے بھی اور صرف انہی دونوں نے نہیں بلکہ افریقہ کے قریباً سارے ممالک نے اور یورپ کے کچھ ممالک کو چھوڑ کر باقی اکثر ممالک نے پابندیاں لگا دی ہیں۔ بڑے بڑے مہذب کہلانے والے ممالک جو آج کے قرضے مستقبل کی کمائی پر اس وقت بہت امیر اور دولتمند نظر آ رہے ہیں وہ بھی پابندیاں لگانے پر مجبور ہو گئے کیونکہ انہوں نے اپنے عجیب و غریب منصوبہ کے نتیجہ میں بڑی الجھنیں پیدا کر لی تھیں۔ اور اب ہم مثلاً پاکستان سے نہ کوئی رقم قانوناً باہر بھیج سکتے ہیں اور (چونکہ ہم قانون کی پابند جماعت ہیں) نہ کوئی رقم باہر بھیجتے ہیں اور نہ ہم آپ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں جگہ مسجد بننی ہے عورتیں اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اب اس مسجد کے لئے پیسہ دیں۔ اب ایسی تحریک ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ رقم باہر نہیں جا سکتی۔

جہاں تک

جماعتِ احمدیہ کی ضروریات

کا سوال ہے جو کہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا سامان کیا کہ قبل اس کے کہ ایسے حالات پیدا ہوں کہ ملک ملک یہ قانون بنائے کہ پیسہ باہر نہیں بھیجا جا سکتا جسے زرِ مبادلہ کہتے ہیں، اکثر ممالک میں جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں اور ان کو باہر سے پیسہ منگوانے کی یا ہمیں پیسہ باہر بھجوانے کی ضرورت ہی باقی نہ رہی۔ یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے مجھے اور آپ کو تو نہیں پتہ تھا کہ یہ حالات پیدا ہوں گے لیکن قبل اس کے کہ ایسے حالات پیدا ہوں جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو گئیں اور انہیں ضرورت ہی نہ رہی۔

جماعتیں ترقی کر رہی ہیں

ان کی اجتماعی زندگی میں وسعت پیدا ہو رہی ہے تبلیغ میں وسعت ہو رہی ہے اور جماعت کے اندر بڑا پھیلاؤ آ رہا ہے نئی نسل پیدا ہونے کے نتیجہ میں اور ہزاروں کی تعداد میں عیسائیوں میں سے احمدی مسلمان ہونے کے نتیجہ میں، چنانچہ ان کی ضروریات بڑھ گئیں اور ان کو زیادہ پیسے کی ضرورت پڑی تو وہ قومیں جو پہلے ایک پیسہ بھی نہیں دیتی تھیں خود ہی قربانی دینے لگ گئیں۔ میں نے ایک خطبہ جمعہ میں بھی کہا تھا کہ ۱۹۴۴ء تک مرکزی جماعتوں سے باہر کوئی معتدبہ چندہ نہیں تھا یعنی ایسا نہیں تھا کہ ہمارے رجسٹروں میں ان کے نام اور چندہ وغیرہ درج ہو۔ گو وہ اپنے طور پہ کچھ پیسے ضرور دیتے ہوں گے کیونکہ کچھ نہ کچھ جذبہ تو پیدا ہو چکا تھا لیکن

اب یہ حال ہے

کہ جتنا صدر انجمن احمدیہ اور تحریکِ جدید دونوں کا سالانہ چندہ ہے اس سے قریباً دگنا چندہ باہر کی جماعت ہائے احمدیہ اپنے اپنے ملک کی ضروریات کے لئے دے رہی ہیں بعض ممالک ایسے ہیں جہاں سے روپیہ باہر بھیجا جا سکتا ہے چنانچہ وہ ممالک پاکستان سے باہر کے ایسے ملکوں کے لئے قربانی کر رہے ہیں جو ابھی اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو پائے۔ یہاں سے تو ہم بھیج ہی نہیں سکتے، قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن انگلستان میں ایسا قانون نہیں ہے، امریکہ میں ایسا قانون نہیں ہے، جرمنی میں ایسا قانون نہیں ہے اور وہاں کی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہیں اور ایسے ممالک جہاں کی جماعتیں اپنے پاؤں پہ کھڑی نہیں ہو سکتیں ان کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے وہ مدد دے رہی ہیں۔ اپنے پاؤں پہ کھڑی نہیں ہو سکیں سے میری یہ مراد نہیں کہ وہ کچھ بھی مالی قربانی نہیں کر رہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اپنے وسائل کے لحاظ سے اور اپنی آمدنیوں کے لحاظ سے اور جماعت کی تعداد کے لحاظ سے وہ اتنی مالی قربانی نہیں کر سکتیں کہ وہ جماعت کے سارے اخراجات کا بوجھ اٹھا سکیں۔ کوئی جماعت مثلاً ۵۰ فیصد بوجھ اٹھا رہی ہے تو باقی ۵۰ فیصد کے لئے امریکہ کہتا ہے کہ ہم تمہاری مدد کرتے ہیں، انگلستان کہتا ہے کہ ہم تمہاری مدد کرتے ہیں اور ضرورت پڑی تو جرمنی بھی کرے گا میرا خیال نہیں کہ ابھی ایسی ضرورت پڑی ہو لیکن جرمنی سے بھی پیسہ باہر بھیجا جا سکتا ہے۔ اسی طرح سوئٹزرلینڈ سے بھی پیسہ باہر بھیجا جا سکتا ہے لیکن سوئٹزرلینڈ کی جماعت ابھی چھوٹی ہے۔ جرمنی کی جماعت کافی بڑی ہے اور بڑا چندہ دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو شرح کے مطابق اور بھی زیادہ دینے کی توفیق دے۔

میں نے ایک خطبہ میں بھی کہا تھا کہ

مرکزی جماعتوں کے لئے

خدا تعالیٰ نے ایک امتیاز پیدا کیا ہے کہ جب تک قانون اجازت دیتا رہا ہمیشہ مرکزی جماعتوں نے (یعنی بٹوارے سے پہلے ہندوستان کی جماعتوں نے اور بٹوارے کے بعد پاکستانی جماعتوں نے) غیر ممالک میں تبلیغِ اسلام کے لئے مالی قربانیاں دیں۔ اب حالات تبدیل ہو گئے ہیں اب آپ باہر کے لئے قربانیاں نہیں دے سکتے لیکن باہر کی کسی جماعت سے ایک دھیلہ بھی جماعتِ احمدیہ نے قبول نہیں کیا اور نہ وصول کیا ہے۔ اپنی جماعت نے بعض دفعہ پیشکش بھی کی، غیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے تو کیا کرنی تھی ہمارے کام سے ہر ایک غصّے ہوجاتا ہے۔ عیسائی اپنی جگہ غصّے ہیں کہ تم مسیح کو لعنتی کیوں نہیں مانتے۔ اپنا اپنا خیال ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ خدا کے پیارے تھے ملعون نہیں ہوسکتے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہم انہیں ملعون مانتے ہیں آپ ملعون نہیں مانتے اِس لئے ہم آپ سے غصّے۔ اِسی طرح دوسرے مذاہب ہیں ہم ان کی غلطیاں نکالتے ہیں اسلام کو غالب کرنے کے لئے اور

اِسلام کی حسین تعلیم

ان کے سامنے پیش کرکے ان کا دل جیتنے کے لئے۔ جب ہم اسے پیش کرتے ہیں اور اسلام کی تعلیم ان کے سامنے آتی ہے تو اپنی تعلیم کے متعلق وہ دیکھتے ہیں کہ اس کے اندر تو اب ہمیں کوئی حُسن نظر نہیں آتا چنانچہ ان کا پہلا ردِّعمل تو یہی ہوگا کہ وہ غصّہ کریں گے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ نہ جماعت ہائے احمدیہ بیرون مرکز سے اور نہ کسی اور ایجنسی سے ایک دھیلہ بھی آپ نے قبول کیا اور نہ آپ کو ملا۔ اپنوں نے پیش بھی کیا لیکن مَیں نے انکار کر دیا مَیں نے کہا کہ نہیں۔ میری غیرت اسے قبول نہیں کرتی کہ مَیں اپنے احمدیوں سے یہ کہوں کہ پاکستانی جماعتوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے تم پیسے بھیجو۔ پاکستان کی جماعتیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہوں گی۔

بہرحال اب آپ باہر مسجد نہیں بنا سکتیں لیکن کیا آپ کے دِلوں میں ایمانی جوش ٹھنڈا پڑ جانا چاہیئے؟ اور آپ کو قربانی نہیں دینی چاہیئے؟ اگر آپ کے اندر ایمان ہے تو صرف

قربانیوں کی شکل

بدلے گی قربانیوں کی مقدار میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ وہ پہلے سے زیادہ ہوں گی اور ہونی چاہئیں۔ اس کے لئے مَیں نے اِن آیتوں کے دو مضمون چُنے ہیں۔ اِن میں بتایا گیا ہے کہ مومنوں کی ایک علامت یہ ہے کہ مومن خدا تعالیٰ کے حضور جُھکتا ہے اور جُھکتا ہی چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے اپنے وجود کا ایک ذرّہ بھی باقی نہیں رہتا اور سب کچھ وہ خدا کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہ وہ بلند مقام ہے جہاں تک آپ پہنچ سکتی ہیں، آپ بھی اور مرد بھی۔ رُوحانی ترقیات اور رفعتوں کا حصول صرف مردوں کی اجارہ داری نہیں ہے جس طرح مرد خدا کے پیار کو حاصل کرسکتے ہیں اُسی طرح بغیر ایک ذرہ فرق کے آپ بھی حاصل کرسکتی ہیں اگر آپ کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ بتادو سب کو کہ

"جے تُوں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

اگر تم اُس کے ہوجاؤ تو اس عالمین کا اس یونیورس کا، اس زمین و آسمان کا خالق و مالک یہ کہتا ہے کہ پھر یہ سب کچھ تمہارا ہو جائے گا۔ جب اس ہر دو جہان کے مالک نے تمہیں اپنا لیا، جب پیار سے اُٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا تو پھر کونسی چیز ہے جو تمہاری نہ رہی۔ اس طرف بھی مَیں تمہیں بُلاتا ہوں۔ تمہارے لئے گھاٹا نہیں ہے کہ تم یہ سمجھو کہ اگر ہم پاکستان کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے مال دینگے تو ہم غریب ہوجائیں گے۔ پہلے تو درجنوں مثالیں تھیں اب ہزاروں مثالیں مَیں آپ کو دے سکتا ہوں کہ جنہوں نے مالی قربانیاں دیں اور ان کے اموال میں

اتنی برکت پیدا ہوئی کہ انسان کا تصوّر بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا تھا ان کا اپنا تصوّر بھی نہیں پہنچ سکتا تھا اور جنہوں نے اپنے اوقات کو اور اپنے نفوس کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیا ان کے نفوس میں

خدا تعالیٰ نے اتنی برکت دی

کہ ہر سال یہاں جگہ کم ہو جاتی ہے۔ آپ ہر سال اپنی مثال دیکھتی ہیں اور ہر مجلس اور ہر اجتماع میں ہمیں یہ نشان نظر آرہا ہے۔ یہ لوگ کہاں سے آتے ہیں۔ کل مَیں خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں گیا انہوں نے پچھلے سال کی نسبت بہت بڑا احاطہ بنایا ہوا تھا جس میں وہ ٹکٹ لے کر اندر جانے دیتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر مَیں سوچ میں پڑ گیا کہ یہ نوجوان آئے کہاں سے! ایک سال کے اندر اتنے بڑھ گئے خدا نے دیئے۔ خدا نے ان کی زندگیوں میں برکت ڈالی۔ جو پچھلے سال اطفال میں تھے آج وہ خدام میں آگئے اور وہ بڑی کثرت سے یہاں آئے۔ پس یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہے۔

اب مَیں ایک اور رنگ میں کچھ زیادہ تفصیل کے ساتھ ان دو مضمونوں کی طرف آجاتا ہوں۔ خشوع کے ساتھ دعائیں کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ

یہ بہت ہی اہم ذمہ داری ہے

آپ نے ساری دُنیا کے انسان کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ اُن کیلئے بھی جن کے مُلکوں کے نام بھی تمہیں نہیں آتے تم خدا سے دعا کرو اور کہو کہ اے خدا جن ملکوں کے ہمیں نام بھی نہیں آتے ان کے باشندوں پر بھی رحم کر اور ان کے لئے ہدایت کی راہیں کھول تاکہ وہ تیری رضا کو اور تیرے فضل کو اور تیری برکات کو اور تیری رحمتوں کو حاصل کرسکیں۔ یہ مَیں اِس لئے کہتا ہوں کہ قرآن کریم کی پیشگوئیوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور خدا تعالیٰ نے جو نئے علوم اس زمانہ میں انسان کے ہاتھ میں دیئے ہیں ان سے مَیں نے اپنی خلافت کے شروع میں اندازہ لگایا اور جب مَیں ۶۷ء میں انگلستان گیا تو وہاں مَیں نے انتباہ اور بشارت دونوں پر مشتمل ایک چھوٹا سا مضمون پڑھا تھا اور اس میں مَیں نے انہیں کہا تھا کہ ہمارے حالات کو دیکھتے ہوئے اور پیشگوئیوں پر غور کرتے ہوئے

میرا اندازہ یہ ہے

کہ بیس پچیس سال کے اندر اندر ایک ایسی عظیم تباہی تمہارے سامنے کھڑی ہوگی کہ جو پہلی دو عدد WORLD WARS سے یعنی جو بہت خطرناک مُہلک قسم کی دو بڑی جنگیں ہو چکی ہیں ان سے بھی زیادہ خطرناک ہوگی اور بتایا یہ گیا ہے کہ اگر تم نے اصلاح نہ کی تو اس جنگ میں، اس تباہی میں علاقے کے علاقے ایسے ہوں گے کہ جہاں سے زندگی کا خاتمہ ہو جائے گا، انسانی زندگی کا نہیں بلکہ مچھر اور مکھی کی زندگی کا بھی اور جراثیم جو خوردبین سے نظر آتے ہیں وہ بھی باقی نہیں چھوڑے جائیں گے بلکہ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اور مَیں نے انہیں کہا تھا کہ اس کا علاج یہ ہے کہ تم اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی طرف رجوع کرو تاکہ اس ہلاکت سے محفوظ کئے جاؤ۔

یہ ۶۷ء کی بات ہے

جس کو قریباً گیارہ سال گزر گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ انتباہ ہوا ہے اور بالکل میرے اندازے کے مطابق انتباہ مل رہا ہے۔ مثلاً یو۔این۔او میں چین کے نمائندے نے تقریر کی کہ انسان کے سامنے ایک تباہی کھڑی ہے اور وہ دس سال تک سامنے آسکتی ہے۔ مَیں نے جو وقت بتایا تھا یہ اسی کے مطابق ہے۔ اِسی طرح بعض اَور بڑے ملک جو اِس وقت میرے ذہن سے نکل گئے ہیں ان کی طرف سے بھی انسان کو یہ وارننگ ملی ہے۔ اِس دفعہ جن سے مَیں ملتا تھا ان کو مَیں کہتا تھا کہ مَیں نے علیٰ وجہ البصیرت بات کی تھی اور ساتھ تمہیں علاج بھی بتایا تھا اور جو مَیں نے کہا تھا اس کے مطابق اب دوسرے بھی تمہیں اِنتباہ کر رہے ہیں لیکن تمہیں علاج نہیں بتا رہے۔ اس تباہی سے بچانے کے لئے پہلا کام اور

ہمارا پہلا فرض یہ ہے

کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہدایت کی راہیں ان پر کھولے اور اس ہلاکت سے انہیں بچائے جو ان کے سامنے کھڑی ہے اور جسے وہ آج نہیں دیکھ رہے یا ان میں سے بعض اِس طرح دیکھ رہے ہیں جس طرح انسان دھندلکے میں دیکھتا ہے اور شکل کو پوری طرح پہچانتا نہیں لیکن ہم علیٰ وجہ البصیرت نمایاں طور پہ اس کی شکل کو پہچان رہے ہیں اور اس ہلاکت کی وجوہات کو بھی پہچان رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے کلام کو بھی پہچان رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس زمانے کی اکثریت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا چاہتا ہے یہ اکثریت کتنی ہوگی یہ انسان پر موقوف ہے کہ کیا صرف انہوں نے جو مرنے سے بچ جائیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو پہچان کر آپؐ کے دامن کا سہارا لینا ہے یا اُن لوگوں نے بھی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

کو پہچان کر آپؐ کے دامن کا سہارا لینا ہے جن کے سامنے آج ہلاکت کھڑی نظر آتی ہے۔ ہماری یہ خواہش ہے ہماری یہ دِلی تمنا ہے، ہمارے دل میں یہ بے قراری اور اضطراب ہے کہ خدا کرے کہ کسی طرح ان کو ہدایت کی راہیں نظر آئیں اور وہ خدا تعالیٰ کے غضب سے محفوظ ہو جائیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ٹھنڈے سائے تلے آجائیں۔ یہ ہے ایک احمدی کے لئے خشوع سے دعائیں کرنا۔ اور یہ دعائیں غلبۂ اسلام کی ہی دعائیں ہوں گی کہ ساری دُنیا اسلام کی عظمت کو پہچانے، خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے کی راہوں کو پہچانے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو پہچانے اور اسلام کو قبول کرلے۔ اِس رنگ میں ہم نے غلبۂ اسلام کی دعائیں کرنی ہیں۔

ہم ایک چھوٹی سی اور کم مایہ جماعت ہیں پیسہ ہمارے پاس کوئی نہیں، سیاسی اقتدار ہمارے پاس کوئی نہیں۔ سیاست سیاستدانوں کو مبارک ہو ہمیں اسکے ساتھ کوئی لگاؤ اور کوئی پیار نہیں۔

ہمارے دِلوں میں تو ایک ہی تڑپ ہے

اور وہ ہے اس اُسوہ کا اثر کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء آیت ۴) خدا نے ہمارے ذمّے بہت بڑا کام لگایا ہے۔ اگر خدا یہ کہتا کہ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنے کے لئے جو کچھ بھی چاہیئے وہ تمہاری ذمّہ داری ہے لاؤ اور پُورا کرو تو اس اعلان سے ہی ہماری جانیں فنا ہو جاتیں۔ لیکن ہمارا خدا بڑا پیار کرنے والا خدا ہے، بڑا احسان کرنے والا خدا ہے اس نے کہا کہ جتنا تم کر سکتے ہو اُتنا تم کرو۔ اس میں کمی نہ کرو۔ لیکن اگر ضرورت ایک کروڑ کی ہے اور تم نے صرف ایک میرے سامنے پیش کیا اور ننانوے لاکھ ننانوے ہزار نو سَو ننانوے تمہارے پاس نہیں ہے اور تم پیش نہیں کر سکے تو باقی سب کچھ مَیں کروں گا اور سارے کا ثواب تمہیں دے دوں گا۔ کتنا احسان کرنے والا ہے ہمارا ربّ۔ پس

دعائیں کریں

کہ اللہ تعالیٰ جو ہمیں یہ کہتا ہے کہ جتنا ہم کر سکتے ہیں وہ اس کے حضور پیش کر دیں اس کی وہ ہمیں توفیق عطا کرے تاکہ اسلام کے حق میں وہ نتائج جلد نکلیں جو اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کے خدائی منصوبہ میں نکلنے ہیں۔ وہ تو نکلیں گے۔ لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ تین نسلوں کے بعد نکلیں ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں اِسلام کو چاروں طرف پھیلا ہوا دیکھیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ لیکن اس زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور اصل چیز یہ ہے کہ اسلام غالب آئے۔ اصل چیز یہ نہیں کہ آپ یا میں زندہ رہیں۔ پس اسلام کے غلبہ کے لئے جو ہماری ذمّہ داری ہے اس کے نباہنے کے لئے آپ دعا کریں۔

یہ لمبے عرصہ کی ذمّہ داری ہے

صرف آپ کی جو اِس وقت یہاں بیٹھی ہیں یا جو آپ کی ہم عمر جماعتِ احمدیہ کی نسل ہے اس کی ذمّہ داری تو نہیں ہے۔ ہم نے اندازہ لگایا ہے کہ اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ اگر دس سال کی عمر کا ایک گروہ لیا جائے جو دس سال کے بعد بالغوں میں داخل ہوتا ہے تو اِس لحاظ سے دس نسلیں آنے والی ہیں۔ اِن دس نسلوں کو اِس قابل بنانا کہ وہ اسلامی تعلیم سے پُوری واقفیت رکھتی ہوں، اس پر پوری طرح عمل پیرا ہونے والی ہوں، ان کے دِلوں میں خدا تعالیٰ کا پیار ہو، محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق ہو، ایک عزم اور جذبہ ہو کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دینی ہیں، اپنے کسی فائدہ کے لئے نہیں بلکہ اسلام کو غالب کرنے کے لئے۔

یہ تم ماؤں کا کام ہے

اِس کی طرف تم توجہ دو۔ اور صرف اپنے لئے نہیں بلکہ اپنی نسلوں کے لئے بھی دعا کرو کہ خدا تعالیٰ آپ کی نسلوں کو بھی مخلص، ایثار پیشہ اور محمدؐ کا فدائی بنائے تاکہ وہ فریضہ جو نسلوں پر پھیلا ہوا ہے ہماری نسلیں کامیابی کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کر سکیں اور خدا تعالیٰ کے پیار کو صرف ہم نہیں بلکہ آنے والی نسلیں بھی قیامت تک اس کے پیار کو حاصل کرتی چلی جائیں۔ یہ دعائیں کرنا آپ کے ذمّہ ہے۔

دوسری بات

ہے هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ۔ لغو کے معنی ہیں بے فائدہ، قبیح اور بُرا قول بھی اور فعل بھی۔ دونوں پر عربی زبان لغو کا لفظ استعمال کرتی ہے۔ پس نہ قول میں لغو ہونا چاہیئے اور نہ عمل میں۔ کہتے ہیں کہ عورتوں میں بہت باتیں کرنے کی عادت ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ اپنی مجلسوں میں کتنا شور مچاتی ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا باتیں زیادہ کرتی ہیں یا نہیں بہرحال آپ بدنام ضرور ہیں۔ اگر یہ عادت ہے تو اس کو چھوڑیں اور گپیں مارنے، بدظنیاں کرنے، افتراء باندھنے، چغلیاں کھانے اور اِدھر کی اُدھر لگانے کی بجائے آپ نیکی کی باتیں کریں لغو باتیں نہ کریں۔ اگر تو ہمارے پاس نیکی کی باتیں کہنے کے لئے نہ ہوتیں تو آپ کہہ سکتی تھیں کہ ہم کیا کریں خدا نے ہمیں زبان دی ہے وہ چلے گی تو سہی۔ آپ کو تو خدا تعالیٰ نے اسلامی تعلیم ہیں، قرآن کریم میں اتنی باتیں کرنے کے لئے دے دی ہیں کہ آپ کیا آپ کی نسلیں بھی وہ باتیں کرتی چلی جائیں تو وہ تعلیم ختم نہیں ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے اسرارِ روحانی نہ ختم ہونے والے ہیں وہ قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے۔ پس وہ نورانی باتیں کریں۔ بچوں کے سامنے اپنی تاریخ دُہرائیں، اپنی ذمہ داریوں کو دُہرائیں، دُنیا کی حالت کا ذکر کریں، دُنیا کے اندر جو تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں ان سے ان کو آگاہ کریں۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو یہ باتیں بتائیں۔ مجھے خوشی ہے کہ اگلی نسل کے ایک حصے میں پھر بڑا جوش پیدا ہو رہا ہے۔

ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں

اور جتنا جتنا لوگ اسلام کے قریب آتے جائیں گے ہماری ذمہ داریاں بڑھتی جائیں گی۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ سٹاک ہالم میں ایک صحافیہ، آپ کی عورت بہن اسلامی تعلیم سُننے کے بعد جب کمرے سے باہر نکلی تو وہ آنسوؤں سے رو رہی تھی۔ اور جو شکوہ اُس نے ہمارے ایک ساتھی سے کیا وہ یہ تھا کہ تم اتنی تاخیر سے ہمارے علاقوں میں کیوں آئے ہو تمہیں پہلے آنا چاہیئے تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ تم نے خیال تک نہیں کیا کہ کس گند میں ہم روز بروز دھنستے چلے جاتے ہیں۔ اور لغو باتیں کر کے آپ ان لوگوں کی تسلّی نہیں کر سکتیں۔ اس وقت وجود ہر قسم کے گند کے اور کمزوریوں کے اور گناہوں کے ان کے بعض حصے بڑے ترقی یافتہ ہیں۔ انہوں نے علوم سیکھے اور گپ مارنے کی بجائے وہ علم کی باتیں کرتے ہیں۔ ان کی اپنی دلچسپیاں ہیں اور آپ کی اپنی دلچسپیاں ہیں۔ یہ ٹھیک کہ آج کے زمانے میں وہ بائیبل کی بات کم کرتی ہیں اور فلسفے کی بات زیادہ کرتی ہیں، اقتصادیات کی بات زیادہ کرتی ہیں، معاشرے کی بات زیادہ کرتی ہیں، سٹرائیک کی بات زیادہ کرتی ہیں اور اس میں حصہ بھی لیتی ہیں اور تقریریں بھی کرتی ہیں لیکن آپ لوگ

خدا تعالیٰ کی صفات

کا ذکر کریں، آپ لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین زندگی کے تذکرے کریں، آپ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک عظیم رُوحانی فرزند ہیں انہوں نے اپنے محبوب اور پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نُور میں سے دُنیا کے سامنے جو پیش کیا اور آپؑ کے دل میں بنی نوع کے لئے جو تڑپ تھی جو ہمیں آپ کی کتابوں میں نظر آتی ہے اور آپؑ نے اسلام کو غالب کرنے کے لئے جو منصوبے پیش کئے ان کا ذکر کریں۔ ہزارہا باتیں ہیں۔ آپ باتیں کریں میں کب کہتا ہوں کہ باتیں نہ کریں میں تو کہتا ہوں کہ جتنی چاہیں باتیں کریں لیکن لغو باتیں نہ کریں۔

لغو کی دوسری قسم ہے عمل کے لحاظ سے لغو اور بے فائدہ۔ یہ بڑا عجیب مضمون ہے اور بہت لمبا مضمون ہے میں مختصراً بیان کروں گا۔ قرآن کریم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی استعدادیں اور صلاحیتیں عطا کی ہیں۔ ان کے چار موٹے موٹے گروہ ہیں لیکن وہ سب ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے والے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں ہم صرف سمجھانے کے لئے چار مختلف چیزیں بیان کرتے ہیں کہ انسان کی پوٹینشیلٹی ہیں، اس کے وجود میں چار بنیادی صلاحیتیں ہیں ورنہ اصل میں تو وہ ایک ہی چیز کے مختلف پہلو ہیں اور وہ ہیں اس کی جسمانی صلاحیتیں، اس کی ذہنی صلاحیتیں، اس کی اخلاقی صلاحیتیں اور اس کی رُوحانی صلاحیتیں۔ ہر وہ کام جو ان صلاحیتوں کی صحیح نشوونما کرتا ہے وہ لغو میں شامل نہیں۔ اور ہر وہ کام جو خداداد صلاحیتوں میں کمزوری پیدا کرنے والا ہے وہ لغو ہے۔ اس معنی میں قبیح کا لفظ اور گناہ کا لفظ بھی لغو کے اندر آجاتا ہے۔ محض بے مقصد اور بے معنی اور لایعنی اور غیر مفید کام بھی لغو کہلاتا ہے۔ لیکن صرف وہی لغو نہیں بلکہ لُغتِ عربی نے لغو کے معنی قبیح کے بھی کئے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس میں گناہ بھی آگیا۔ پس ایسی تدبیر کریں جو لغو نہ ہو۔ آپ نے اپنے گھر میں تدبیر کرنی ہے کھانا پکاتے وقت تدبیر کرنی ہے اور یہ علم بھی آپ کو آنا چاہیئے۔

آپ کو ایک لطیفہ سُنا دوں

ہم جہاز پر انگلستان سے اوسلو جا رہے تھے اور اسی جہاز میں چالیس امریکن استانیاں بھی سفر کر رہی تھیں۔ کہنے لگیں کہ جی ہم سیکنڈے نیویین ممالک یعنی ناروے سویڈن وغیرہ کے معاشرے کا مطالعہ کرنے کے لئے جا رہی ہیں۔ انہوں نے مجھے دیکھا تو ایک ساتھی سے پوچھا کہ کون ہیں اور ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ میرے ساتھیوں نے مجھے بتایا۔ میں نے اُن کی درخواست منظور کر لی۔ جہاز کے بڑے کمرے میں ایک طرف انتظام کر دیا گیا۔ وہ لوگ تو سمجھتے ہیں کہ ہم بڑے عالم فاضل دُنیا کے حاکم ہیں اور ساری دُنیا ہماری غلام ہے۔ اِس لئے میں ان کو ان کی اصل سطح پر لے آیا کرتا ہوں چنانچہ بجائے اس کے کہ وہ سوال کرتیں

میں نے سوال کیا

کہ تمہارا کس شعبے سے تعلق ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہوم اکنامکس سے۔ یہاں بھی ہماری بہت سی بچیاں کالج آف ہوم اکنامکس میں پڑھنے والی ہوں گی۔ میں نے کہا کہ اچھا ہوم اکنامکس۔ مجھے یہ بتاؤ کہ بکری کے گوشت اور مُرغی کے گوشت میں کیلوریز (CALORIES) کے لحاظ سے کیا فرق ہے۔ ان میں سے ایک کو بھی جواب نہیں آیا۔ اسی طرح میں نے اُن سے سوال پوچھنے شروع کر دئے۔ جب پانچ سات سوال پوچھے تو وہ کھسیانی سی ہو کر کہنے لگیں کہ ہم نے تو آپ سے سوال کرنے تھے آپ نے اُلٹا ہم سے سوال کرنے شروع کر دئے۔ میں نے کہا کہ اچھا اب تم سوال کر لو اب تمہاری باری ہے۔ پھر میں نے ان کو اسلام کی باتیں سمجھانی شروع کیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے

یہ بشارت دی ہے

کہ میں تیرے ماننے والوں کے علم میں اتنی برکت دوں گا کہ یورپ کا فلسفہ جو آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے سے باہر کی دُنیا کو اپنا غلام سمجھتا ہے نہ صرف یہ کہ وہ اس سے متاثر نہیں ہوں گے بلکہ اس کی غلطیاں چُن چُن کر ان پر ظاہر کرنے والے ہوں گے۔ اپنی زندگی میں تو ہم نے یہ دیکھ لیا۔ ہر جگہ ہر مضمون کے ماہر مجھے ملتے رہتے ہیں۔ فزکس کے کیمسٹری کے حساب کے۔ مَیں اُن سے بات کرتا ہوں اور ان علوم کی غلطیاں ان کو بتاتا ہوں۔ حساب کی غلطیاں اور اس کے نقص بھی بتاتا ہوں اور اس سے جو فائدہ حاصل کیا جا سکتا ہے وہ بھی بتاتا ہوں۔ میری تو کوئی خوبی نہیں ہے خدا نے ایک وعدہ کیا تھا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام سے جس کو وہ پُورا کر رہا ہے۔ آپ کی زندگیوں میں بھی پورا کرے گا اگر آپ اس کی طرف جھکیں۔ یہ صرف میرے لئے تو وعدہ نہیں ہے جماعتِ احمدیہ کے لئے وعدہ ہے۔ پس آپ کو اپنی زندگیوں میں علمی لحاظ سے بھی یہ رنگ پیدا کرنا چاہیئے۔

آپس میں علمی باتیں کیا کریں

اور اسلام کو غالب کرنے والی باتیں کیا کریں۔ مَیں تو جب کسی مسئلہ پر بات ہو آخر میں نتیجہ اپنے مطلب کا لے آتا ہوں یعنی اسلام کی خوبی۔ ان کو بتا دیتا ہوں۔ کوئی بات کوئی شخص کرے مَیں جواب دیتے دیتے بہت سی باتوں کا قائل کر کے ایک جگہ یہ کہتا ہوں کہ اسلام یہ کہتا ہے پھر وہ نہ کر ہی نہیں سکتے کہ اسلام کی یہ تعلیم غلط ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اِس قابل ہو سکتی ہے۔ کوشش تو کر کے دیکھیں۔

دُنیا عمل کا نمونہ مانگتی ہے

جب وہ کہتے ہیں کہ عملی نمونہ دکھاؤ تو ہم بڑی اُلجھن میں پڑ جاتے ہیں۔ مَیں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ آپ سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ احمدی عورت میں اور یورپ کی ہر عورت میں ایک مابہ الامتیاز اور فرقان ہونا چاہیئے۔ جب وہ آپ سے ملے اور بات کرے تو وہ سمجھے کہ یہ تو ایک بالا ہستی ہے ایک ایسا وجود ہے جس کو کوئی ایسی جگہ ملی ہے جس سے اس نے تعلق قائم کیا اور وہ کچھ حاصل کیا جو ہم حاصل نہیں کر سکے۔ اخلاق کے لحاظ سے اچھے ہیں کسی سے دشمنی نہیں کرتے ہر ایک سے پیار کرتے ہیں کسی کو طعنہ نہیں دیتے ہر ایک کی خیر خواہی کرتے ہیں۔ باہر ہم سے سوال کرتے ہیں کہ فلاں کے متعلق کیا خیال ہے۔ ۶۷ء میں مجھ سے ہپیوں کے متعلق پوچھنے لگے۔ یہ لوگ جن کو مارجیانا کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے ہر وقت بدمست، داڑھیاں بھی چھوڑی ہوئی ناف سے نیچے۔ اور بال بھی کبھی صاف نہیں کئے۔ اگر جوئیں پڑ جائیں تو کوئی نکالنے والا نہیں عجیب ہیئت کذائی بنائی ہوئی ہے، نہایت گندے، کپڑے بدبودار، ان کے قریب نہیں بیٹھا جا سکتا۔ ایک ایسی جماعت بھی یورپ میں پیدا ہو گئی تھی جن کو ہپی کہا کرتے تھے۔ اب کچھ فرق پڑا ہے۔ مجھ سے ان کے متعلق پوچھنے لگے تو مَیں نے کہا کہ

مَیں تو یہ سمجھتا ہوں

کہ یہ انسانوں والی زندگی نہیں گزار رہے بلکہ حیوانوں والی زندگی گزار رہے ہیں۔ پھر فوراً مجھے خیال آیا کہ مَیں نے پُوری تعلیم بیان نہیں کی چنانچہ مَیں نے کہا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مَیں اس حالت میں بھی ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں مَیں کسی انسان کو حقارت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا مجھے ان پر رحم آتا ہے میرے دل میں ان کے لئے نفرت پیدا نہیں ہوتی بلکہ رحم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

اس رحم کا نتیجہ تھا کہ ہمیں ہُبش (جرمن نو مسلم احمدی) مل گیا۔ بہت ہی اخلاص ہے اس میں۔ "مارجیانا" جو ایک خطرناک قسم کی عادت ڈالنے والا نشہ ہے اس کا وہ عادی تھا۔ اسی طرح مُنہ سے، ناک سے، آنکھوں سے، جسم سے، کپڑوں سے بدبو آتی تھی اور ان کا وہ لیڈر تھا، بڑا چوٹی کا لیڈر۔ اب بھی وہ لوگ نشے میں بھی ہوں تو اس کی لیڈر شپ کے سامنے جھک جاتے ہیں حالانکہ وہ ساری چیزیں چھوڑ چکا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس پر فضل کیا اور وہ مسلمان ہو گیا اور اب وہ جماعت کے کام بھی کر رہا ہے اور ہپیوں کو پکڑ پکڑ کر لا رہا ہے ان کو کہتا ہے کہ دیکھو مَیں نے نشہ وغیرہ چھوڑ دیا ہے تم کیوں نہیں چھوڑ سکتے اور اس کی زیادہ تر تبلیغ ہپیوں میں ہی ہے۔ اس گند میں پھنسے ہوئے لوگ۔ وہ تو اس معاشرے کا اخلاقی لحاظ سے سب سے نچلا طبقہ ہے لیکن ان کو گھسیٹ کر لاتا ہے اور اسلام ان کے اندر ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔

آج کی دُنیا کا فلاسفر

اور ماہرِ اخلاق یہ کہتا ہے کہ بچپن اور جوانی میں پڑی ہوئی عادتیں چھوڑی نہیں جا سکتیں لیکن ہم نے درجنوں ایسی مثالیں ان کے مُلک میں قائم کر دیں کہ اس قسم کی گندی عادتیں اور اس قسم کا نشہ جو تم ایک گھنٹے کے لئے بھی نہیں چھوڑ سکتے تھے اس کو ساری عمر کے لئے چھوڑ کر صاف ستھرے کپڑوں میں ملبوس خوشبودار لباس پہنے ہوئے چہرے پر رونق، ایمان کی بشاشت اور چمک کے ساتھ انہیں تمہارے سامنے پیش کر دیا۔ وہ جو ہپیوں کا سردار تھا وہ تمہارا خادم بن گیا۔ وہ مومنوں کا ایک فرد بن گیا۔ یہ امتیاز اُس شخص میں پیدا ہوا جو اُن میں پیدا ہوا، اُن کے گندے اخلاق میں گندا بن گیا اور گندگی میں نیچے ہی نیچے چلتا چلا گیا۔ لیکن قبل اِس کے کہ وہ ہلاک ہو خدا تعالیٰ نے اس کو پکڑا اور اسلام کا نور اسے دکھایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کا جلوہ اس پر ظاہر کیا۔ جب اس کو اسلامی تعلیم بتائی گئی تو وہ احمدی مسلمان ہوا اور اس کی کایا پلٹ گئی۔ ایک ہپی کو وہ پچھلے جلسہ سالانہ پر لاہور میں ملا اور اُس کو پکڑ کر یہاں لایا اور اس کو ایک دو دن کے اندر اس نے کہا کہ چھوڑ اِس نشے کو، میری طرف دیکھ مَیں تو تمہارا لیڈر رہا ہوں۔ اور اس نے چھوڑ دیا۔ مَیں نے اُسے مسجد میں دیکھا۔

یہ خُدا کی عجیب قُدرت ہے

کہ جب ایسا آدمی نشہ چھوڑتا ہے تو اس کے کچھ آثار چہرے پر بھی ظاہر ہوتے ہیں چنانچہ اُس کی آنکھوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ مسجد میں ہم نماز پڑھنے گئے تو وہ پہلی صف میں میرے پیچھے کھڑا تھا میری نظر پڑی تو اس کے آنسو ٹپک رہے تھے۔ اُس وقت مجھے نہیں پتہ تھا بعد میں مَیں نے ہُبش سے پوچھا تو اُس نے بتایا کہ جو "مارجیانا" چھوڑے گا کچھ عرصہ اس کی یہ حالت رہے گی۔ اور اب وہ مجھے ملا تو آنکھیں شفاف اور بڑا وجیہہ۔ ورنہ تو وہ جسم کے لحاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے بھی مر گیا تھا اور عقل کے لحاظ سے بھی مر گیا تھا۔ اس نے ہماری ایک پاکستانی بچی سے شادی کی ہے اور وہ دونوں بڑے خوش ہیں۔

میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ

دُنیا آپ سے نمونے کی طالب ہے

اور آپ ان کے پیچھے دوڑتی ہیں جس طرح کُتا بعض دفعہ اپنی دُم کے پیچھے بھاگ رہا ہوتا ہے جب اس کو کھُجلی ہوتی ہے تو اس کا مُنہ نہیں پہنچتا اور وہ چکّر لگا رہا ہوتا ہے۔ پس یہ حرکت تو نہ کریں آپ۔ آپ کو خدا نے اشرف المخلوقات بنایا۔ آپ میں سے اکثر کو خدا نے مسلمان کے گھر میں پیدا کیا ممکن ہے بعض غیر مسلموں میں سے مسلمان ہونے والی بھی ہوں۔ اور آپ کو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق عطا کی اور مجھے یقین ہے کہ آپ کا کوئی گھر، بلا استثنیٰ، ایسا نہیں ہے جہاں

خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے

ظاہر نہیں ہوئے۔ آپ کی زندگیوں میں خدا تعالیٰ کے پیار کے جلوے ظاہر ہوئے آپ نے خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کو دیکھا اور اس کے پیار کو آپ نے مشاہدہ کیا اور آج آپ خدا تعالیٰ کی طرف پیٹھ پھیر کر یہ کہیں کہ اے خدا ہم تیری خاطر دُنیا کے لئے ایک اچھا نمونہ بننے کے لئے تیار نہیں ہیں تو آپ بڑی بدبخت ہوں گی لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ بدبخت نہیں ہوں گی بلکہ جو کمزوریاں ہیں انہیں دُور کریں گی اور دُنیا جو نمونہ آج مانگ رہی ہے آپ اور آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں لڑکے اور لڑکیاں وہ نمونہ دُنیا کے سامنے پیش کریں گی تاکہ جلد تر دُنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آؤ اب دعا کر لیں۔

(اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی)

احمدی شعراء کی نظموں کے چار ایمان افروز مجموعے

(۱) "قافلۂ موعود" ہدیہ: پانچ روپے
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)
(۲) "عقیدت کے پھُول" (نعتیہ کلام) زیرِ اشاعت
(۳) "قادیان" (دارالامان) (۴) "ربوہ" (مرکزِ احمدیت) زیرِ اشاعت
(۵) "علمی خزانے" (اجمالی تعارف کُتب حضرت مسیح موعودؑ) دو جلدوں میں
قیمت فی جلد پندرہ روپے۔ پیشگی رعایتی ہدیہ ہر دو جلد صرف پچیس روپے

ملنے کا پتہ

قیّوم اکیڈمی ۹/۱۸ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ

ہر قسم سائنسی سامان و کیمیکلز ہر قسم کے لیے

الائیڈ سائنٹفک سٹور فون ۶۲۲۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیے!

نماز مترجم

خریدتے وقت مکتبہ فیضِ عام ربوہ کا نام ذہن میں رکھا کریں کیونکہ یہ نماز مترجم نظارت اصلاح و ارشاد کی منظور کردہ، بیشتر علمائے کرام کے مشوروں سے ترتیب شدہ ہے۔ اس میں نماز سے متعلق جملہ مسائل، ترتیب و تدوین عمدہ، تحت اللفظ سلیس ترجمہ اور قرآن مجید کی بعض آیات پر دعائیہ جواب درج ہیں۔ نیز بسطر زلیستر نا القرآن لکھے ہوئے پہلے پانچ پارے بھی مل سکتے ہیں جن کو بچہ آسانی سے پڑھ لیتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **مکتبہ فیضِ عام ربوہ**

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم انصار احمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ فرحت محمود صاحبہ دختر ڈاکٹر محمود احمد صاحب قریشی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ مورخہ ۱۰/۱۱ کو مسجد نور راولپنڈی میں مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے درمیان محبت، اخوت اور خلوص کا موجب ہو۔

شریف احمد قریشی
مکان ۱۸۱۶ - NE
محلہ چوہدری فیروز نزد قاسم آباد راولپنڈی

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور **پر**

(گورنمنٹ کنٹریکٹر) تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۱۳۲۲۰ رہائش ۶۲۹۳۰ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

خصوصی رعایت کی مدّت ختم ہو رہی ہے

انتظار کس بات کا سوچ لیجیے

آج ہی مکتبۂ عرفان ربوہ کی طرف سے شائع ہونے والی ۵ کُتب کے پہلے سیٹ کے لئے علی الحساب ۳۵/- روپے کے حساب سے رقم بھجوا کر خصوصی رعایت حاصل کریں۔ ایسے احباب کے نام برائے دُعا اسی سیٹ میں شائع کئے جائیں گے۔

آخری مدّت ۳۔ دسمبر ۷۸ء ہے
اس کے بعد کوئی رعایت نہیں دی جائے گی

المشتہر:۔ **مینجر مکتبۂ عرفان گولبازار ربوہ**

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت۔ ہر قسم بلڈنگ
اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا واحد ادارہ
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز ریلوے روڈ رحمت بازار ربوہ
فون ۵۲۱ رہائش ۴۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تصحیح

۲ نومبر ۱۹۷۸ء کے الفضل میں صفحہ ۵ پر مرزا لمعات احمد صاحب کے نکاح کا اعلان شائع ہوا ہے۔ ان کا نام سہوِ کتابت سے لعات احمد شائع ہو گیا ہے۔ ان کا نام لمعات احمد ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

(مینیجر الفضل)

بے کار مت بیٹھئے کوئی ہنر سیکھئے
طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔ علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمان رسول اکرمؐ)
سب بی اے تر کھان ہو تو ایم اے لوہار رہو گے پھر دیکھئے کہ ملک میں کیسی بہار ہو

نسیم رجسٹرڈ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ اب آپ کو ۴ ہنر سکھاتا ہے

	کورس	مدت	فیس
۱	اسٹیل فکسر (سٹیل باربائنڈر اور سٹیل ایریکٹر)	۲ ہفتے	۱۰۰ روپے
۲	شٹرنگ کارپینٹر	۲ ہفتے	۱۰۰ "
۳	پائپ فٹر	۳ ہفتے	۱۵۰ روپے
۴	کنسٹرکشن فورمین	۴ ہفتے	۲۵۰ "

★ کنسٹرکشن فورمین کی کلاس ہر ماہ کی ۷ تاریخ کو شروع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ تمام طلباء کو عربی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ نیز اپنی قیمتی دستاویزات کا عربی ترجمہ ہم سے کرائیے۔
★ ریکروٹنگ ایجنسیاں اپنے ٹریڈ ٹیسٹ از قسم اسٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، پائپ فٹر، ڈیزل مکینک، ڈرائیور کے ٹریڈ ٹیسٹ ہم سے کروائیں۔ پراسپکٹس جوابی لفافہ بھیج کر مفت منگوائیں۔

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۰ فیصد رعایت

باہر کے طلباء کیلئے رہائش کا معقول انتظام ہے!

نسیم سٹیل فکسر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر رجسٹرڈ

بازار لال کھوہ نزد ناصر گدّی فروش اندرون موچی گیٹ لاہور۔ فون: 60540 55411

برانچ: 65/5 کشمیر روڈ، نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ، راولپنڈی

احمدی بھائیوں کے مشہور جیولرز

نیو پاک جیولرز

۱۱۱ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴ (ایئر کنڈیشنڈ)

(و)

۱۲ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور (ایئر کنڈیشنڈ)

پروپرائٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

اعلان

تمام احباب کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کرتا ہوں کہ میں اپنی بچی مسماۃ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ قریشی رشید احمد صاحب نبی سر روڈ، حال دارالصدر جنوبی ربوہ اور اپنے نواسے قریشی منیر احمد صاحب اور قریشی منصور احمد صاحب کے کسی قول و فعل اور لین دین کا ذمہ دار نہیں ہوں۔ میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ احباب نوٹ فرما لیں۔

حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری
بیت الحمد۔ دارالعلوم غربی ربوہ

آپ کا اپنا ادارہ

کوسموس ڈرائی کلینرز

جدید ترین ڈرائی کلیننگ کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیے
احمدی احباب کے لئے ۲۵ فیصد کی سپیشل رعایت

میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۷۳۲۴۲
چوک حسین آگاہی نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

طاقت اور قدرت کا سرچشمہ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے انسانوں کیلئے کل کائنات کو مسخر کر دیا اور اپنے بندوں کو ایسے ایسے علوم سے بہرہ ور کیا جس کی افادیت کو دیکھ کر عقلِ انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔ آپ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ یونانی طب ہزار ہا سال سے مخلوق خدا کی کامیاب خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ یونانی علاج قدرتی جڑی بوٹیوں کے ذریعہ کیا جاتا ہے اسلئے عین قدرتی اور ہمارے مزاج کے مطابق ہے۔ ہمیں تجربہ ہے کہ ہمارے دواخانہ دارالامان ربوہ میں کہنہ امراض کا علاج حضور استاذی حکمت شاہی طبیب حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے خاص مجربات کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ آپ اپنی بیماری کی تفصیل تحریر فرما کر ان صدری مجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

فہرست مفت طلب کریں۔ (نوٹ:۔ جواب کے لئے ۲ پیسے کا ٹکٹ ارسال فرمائیں)

۱- نور جام خاص قیمت مکمل کورس -/۶۰ روپے	۵- [illegible] فی شیشی ۳ ماشہ -/۳، ۶ ماشہ -/۵ روپے
۲- ضمیمین فی شیشی ۴ اونس -/۱۰ روپے	۶- دافع اٹھرا مکمل کورس -/۳۰ روپے
۳- حبوب دمہ مکمل کورس -/۳۰ روپے	۷- جاگنگے پلز سینکڑہ -/۲۰ روپے
۴- حب نواسیر خونی و بادی مکمل کورس -/۳۰ روپے	۸- بے بی ٹانک سیرپ فی شیشی -/۵ روپے

المعالج۔ فاضل الطب حکیم حسن احمد فاروقی رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
دواخانہ دارالامان اقصیٰ روڈ ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں سے قائم کردہ

دواخانہ حکیم نظام جان

۱۹۱۱ء سے اسی نام سے دکھی انسانوں کی خدمت کرتا چلا آ رہا ہے
دواخانہ کی خدمات دن اور رات کے کسی حصہ میں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

منجانب
ڈاکٹر احمد جان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

اچھی صحت راز ہے زندگی کا

تریاق ذیابیطس	۶/- ۲/۵۰	۱۲-۵۰
مرہم تیسیر	۲/-	۴-۰۰
زوجیت [illegible]		۱۰-۰۰
حب [illegible] پیچش		۵-۰۰
حب [illegible] مکمل کورس		۲۰-۰۰
شافی کیپسول	۱۵/-	۳۰-۰۰
منسوبہ کیپسول		۱۲-۵۰
گولڈن بے بی ٹانک (شربت)		۵-۰۰
منسو بے بی ٹانک		۵-۰۰
گیسو بین		۶-۰۰

المنار دواخانہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اطہر مکمل کورس چوبیس ۲۴ روپے ، نورِ نظر مکمل کورس پینتیس ۳۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ - فون ۵۳۸

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ (حدیث نبوی)
ہر مرض کی دوا ہے سوائے (جسم یا کسی عضو کی) موت کے
آپ مریض ہیں یا معالج
اپریشن سے پہلے
دس مرتبہ سوچئے۔
بیمار دانت ہوں یا ٹانسلز
گلڑے ہوں ، ناسور ہو یا موتیا
پتے اور گردوں میں درد ہو یا پتھریاں
جسم میں کسی جگہ گلٹیاں ہوں ، رسولی ہو یا کینسر
جلد کے اوپر موکے ہوں یا چہرہ پر کیل
بواسیر ہو یا ناسور (فسچولا)
عورتوں کا بانجھ پن ہو یا کوئی اندرونی خرابی
بچوں کے دانت اور اعضاء ٹیڑھے اور بے ترتیب ہوں یا
بڑوں کے ناخن خراب ہوں
ان میں سے ہر مرض کے لئے آپریشن کی بجائے متعلقہ کیور CURE (اونچی طاقت کی اکسیر) کی تفصیلات کیوریٹو سسٹم کے لٹریچر میں ملاحظہ فرمائیں۔
لٹریچر ۲ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت حاصل کریں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ - فون ۶۰۷/۶۰۶

پروگرام معائنہ مریضان
ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر - ایم - بی
ایم - اے (سیاسیات) ، ایل ایل بی — فاضل عربی
ماسٹر آف ہومیو ایکسپرٹ ، موجد کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن
بروز جمعہ : کیوریٹو میڈیسن کمپنی (شفاء ہسپتال) ہجکہ بھیرہ
روزانہ سوائے جمعہ کے : کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ - فون ۶۰۷/۶۰۶

دوائی اولاد نرینہ
مکمل کورس -/۳۰
فضل عمر دواخانہ قریشی مارکیٹ
گولبازار ربوہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص — مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار - فیصل آباد

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے۔ اس کی اشاعت بڑھا کر اور اس میں اشتہار بھجوا کر اس کی مالی اعانت آپ کا جماعتی فرض ہے۔
(مینیجر الفضل ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائد اعظم
لاہور
فون نمبر - ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
ٹویوٹا ، نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰- منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

شالوں کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵ - بی انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں ، زنانہ و مردانہ دھسے اور گرم مردانہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں - نیز ریڈی میڈ کرتے ، شلوار ، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال ہاؤس
۸۵ - انارکلی لاہور

آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ
حضرت خلیفۃ المسیح الاول ؓ کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے خط و کتابت کے لئے اب
اتنا پتہ کافی ہے
حکیم عبد الحمید
مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر - گوجرانوالہ نمبر ۱۹۰
گوجرانوالہ فون ۲۳۲۲ ربوہ فون نمبر ۲۳۵

فون ملز ۲۷۹۲۶
فون آفس ۲۲۲۸۳
سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ
مقبول روڈ فیصل آباد
امپورٹر — ایکسپورٹر
لون ، وائل ، پردہ کلاتھ ، پاپلین
جاذب نظر - دیدہ زیب - ہر گھر کی پسند
آفس
منڈی رنگی - ریل بازار فیصل آباد

دفاتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار ، کیل ، چیل ، پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳- فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود ٹاؤن

عظیم تر
حسین تر

آئی سی ایف اور نیو پاک جیولرز کا عظیم ترین مشترکہ رہائشی منصوبہ

ماڈل ٹاؤن سے ذرا آگے لاہور کی افاقی بستی ٹاؤن شپ کے بالمقابل ۲۶۰۰ کنال پر پھیلی ہوئی شہر لاہور کی جدید ترین رہائشی بستی جہاں فیروزپور روڈ، ماڈل ٹاؤن، فیصل ٹاؤن اور ٹاؤن شپ سے آنے والے راستوں کا سنگم ہوتا ہے۔

ایل ڈی اے کی پلاننگ کے عین مطابق

- محل وقوع کے اعتبار سے بہترین
- ایک ایک کنال کے پلاٹوں پر مشتمل فرسٹ فیز کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- آمد و رفت اور نقل و حمل کی سہولتوں کے پیش نظر ۱۵۰ فٹ چوڑی مین روڈ سے ۶۰ فٹ چوڑی سڑک ملحقہ باقی سڑکوں کی کم از کم چوڑائی ۳۰ فٹ
- وسیع و عریض کھیل کے میدان اور خوبصورت پارک
- مسجد محمود، کالج، ڈسپنسری، ہسپتال، ڈاکخانہ، تار گھر اور دوسری تمام اضافی سہولتوں کے ساتھ

سیوریج پائپ لائن، پکی سڑکوں کی تعمیر، سٹریٹ لائٹس کی تنصیب اور دوسرے تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہیں۔ جن کے مکمل ہونے کے بعد محمود ٹاؤن کو سرسبز و شاداب بنانے کے منصوبے پر کام شروع کروایا جائیگا سوئی گیس، بجلی اور ٹیلیفون کی سہولتیں بہت جلد فراہم کر دی جائینگی۔

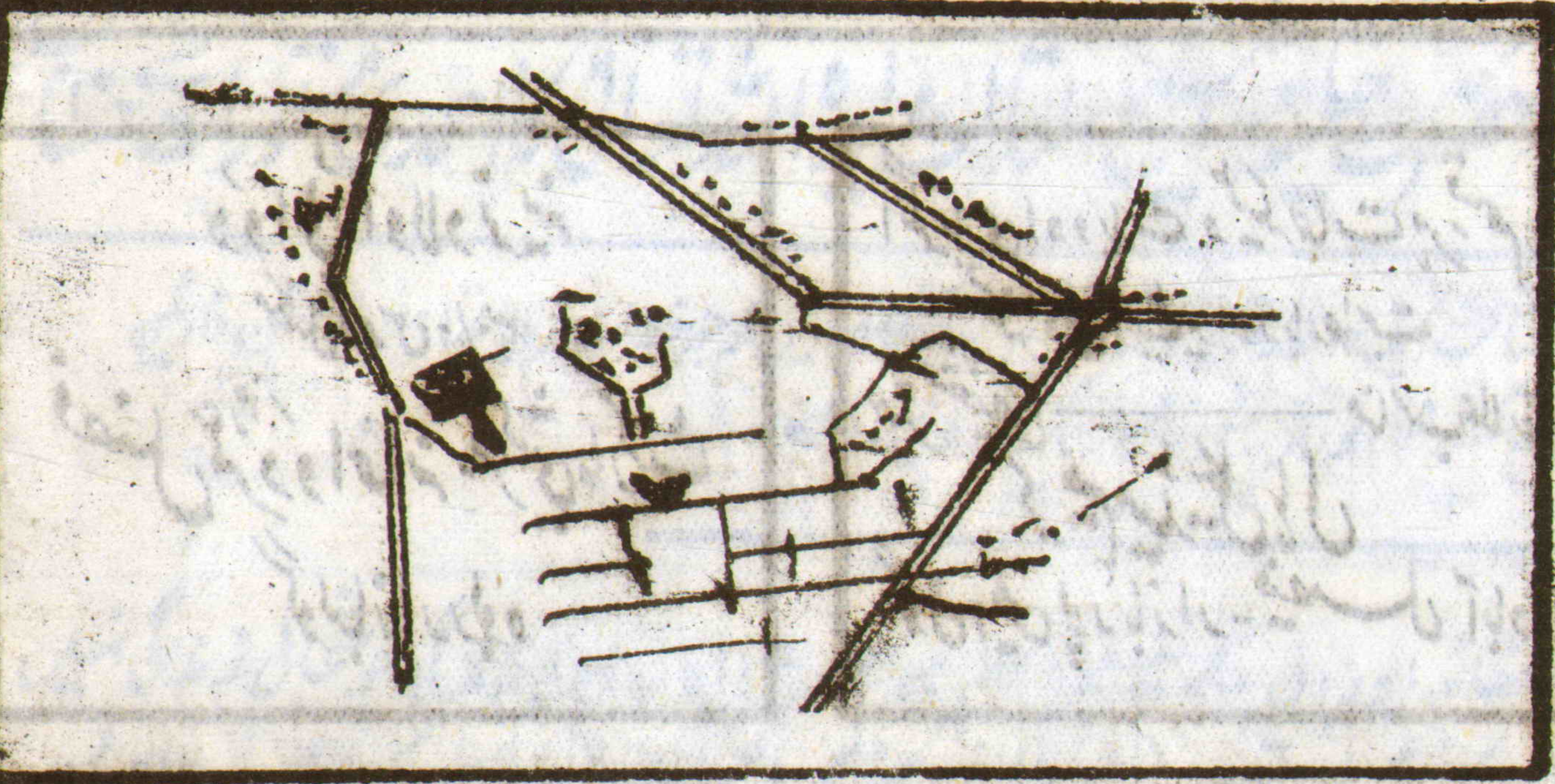

	۶۰ فٹ چوڑی سے ملحقہ	۴۰ فٹ چوڑی سڑک سے ملحقہ
قیمت: اے بلاک۔	۴۰ ہزار روپے فی کنال	۴۰ ہزار روپے کنال
بی بلاک	۴۰ ہزار روپے فی کنال	۳۰ ہزار روپے کنال
سی اور ڈی بلاک		۲۵ ہزار روپے کنال
تجارتی پلاٹوں پر قیمت	۱۲ ہزار روپے فی دوکان	
مخصوص پلاٹوں کی قیمت	۲۵ فیصد زائد ہوگی	

ترقیاتی اخراجات: ۲۰ ہزار روپے فی کنال ہیں۔ جو تین قسطوں میں چھ ماہ کے اندر ادا کیے جا سکتے ہیں۔

پلاٹ کی کل قیمت کا ایک چوتھائی بطور زر بیعانہ آئی سی ایف کی کسی بھی شاخ میں جمع کرا کے الاٹمنٹ سرٹیفکیٹ حاصل کریں بقایا رقم ۴۵ دن کے اندر معہ خرچہ رجسٹری جمع کروا کے بیعنامہ رجسٹری مکمل کرائیں۔

محمود ٹاؤن کا نقشہ انتہائی تجربہ کار اور قابل ماہرین تعمیرات نے تیار کیا ہے اور اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ محمود ٹاؤن ہر لحاظ سے ایک جدید ترین رہائشی بستی ہو۔

جہاں پر آئی سی ایف کی برانچ نہ ہو ڈرافٹ یا چیک بنام آئی سی ایف اچھرہ روانہ کریں۔

تفصیلات کے لئے

نیو پاک جیولرز ۱۱۱ فیروزپور روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۲۰۹۷۱

ICF

انڈسٹریل اینڈ کمرشل فنانس لمیٹڈ

کی کسی بھی شاخ سے رجوع کریں۔

ہیڈ آفس محمود ٹاؤن: **جینسی بلڈرز** ۶۔ اورنگ زیب بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔ فون: ۴۲۰۹۷۱